اخلاقی اور روحانی بیماریوں کے نقصانات کا تحقیقی جائزہ

1. ڈاکٹر عبدالرحمن خالد مدنی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔
2. عمارہ امین۔ ایم فل علوم اسلامیہ، تخصص سیرت النبی ﷺ، شعبہ اسلامی فکر و تہذیب، یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور۔

Abstract:

To purify our heart and soul it is must to know about our inner diseases and it should be very clear to us that how these diseases are harmful for us. Hypocrisy is forbidden in Islam and hypocrite person will be severly punished on judgement day. By love of this materialistic world we will be far away from the reality and deprived of the peace of heart and soul. Arrogance destroys our inner personality. Jealousy ruins ones character and jealous person will never satisfy from his life. Stingy is also disliked by Allah Almighty one must spent his money for the sake of Allah Almighty and also to fulfill his needs, if he will just collect the money so the day will come, he will pass away from this world and his money will not be beneficial for him. All such kind of moral and inner diseases harm ones spirituality and his moral character.

نفاق کے نقصانات:

نفاق ایک ایسی بیماری ہے جو اس کو اپنے اندر رکھے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہے اور ایسے شخص کی مثال ایک خاموش زہر کی سی ہے جو بتائے بغیر انسان کی رگ رگ میں سرایت کر کے اس کو نقصان پہنچاتا ہے۔ نفاق کا سب سے بڑا ضرر تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے نتیجے میں جہنم کی آگ کا عذاب ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

﴿ان المنفقین سى الدرک الاسفل من النار و لن تجد لهم نصیر﴾ (1)

بے شک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہیں اور توہر گران کا کوئی مددگار نہیں پائے گا۔

نفاق و منافقت ایسی بیماری ہے جو انسان کو پستی کی آخری حد تک پہنچا دیتی ہے، ایسی برائی ہے جو سو برائیوں کی جڑ ہے۔ اس بیماری اور برائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ منافقین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اس کے باوجود ان کی تربیت و اصلاح نہیں ہو سکی، کیونکہ نفاق انسان کی حق بینی اور حق پرستی کی صلاحیت کو تباہ کر دیتا ہے۔ نفاق سے انسان کا نور بصیرت سلب ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کثرت سے نفاق سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ حضرت ابن ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم نے تیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین سے ملاقات کی، ان میں سے ہر ایک کو اپنے متعلق نفاق سے خوفزدہ پایا۔ (2)

منافق اس شخص کو بھی کہا جاتا ہے جو اپنا کفر چھپائے رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا پھرے۔ نفاق دراصل منفی سوچ و فکر اور ذہنیت کی پیداوار ہے جو ہمیشہ منافق کو تذبذب کا شکار بنائے رکھتی ہے گویا کہ نفاق انسان کو ایسے چوراہے پر لاکھڑا کرتا ہے جہاں کوئی راستہ متعین نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران و ششدر اور پریشان حال منافق کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:

منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو بکری کے دور پوڑوں کے درمیان حیران ہو کر کبھی اس پوڑ میں جاتی ہو اور کبھی اس پوڑ میں۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق کی مثال بیان فرمائی ہے کہ منافق ہمیشہ حیران و پریشان رہتا ہے وہ اپنے افکار و خیالات اور اقوال و نظریات میں سدا پتچ و تباہ کھاتا رہتا ہے، اسے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کس کی اتباع کرے۔ نفاق دو طرح کا ہوتا ہے اعتقادی اور عملی۔

حدیث کی کتابوں میں نفاق کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں چار عادتیں ہوں جو خالص منافق ہو گا یہاں تک وہ شخص ان عادتوں سے باز آجائے۔

منافق امانت میں خیانت کرتا ہے، جھوٹ بولتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے اور جھگڑے کے وقت گالیوں پر اتر آتا ہے۔

آج کے دور میں اعتقادی نفاق کے طور پر کسی کو منافق نہیں کہا جاسکتا کیونکہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وحی ایک قطعی ذریعہ تھا جس سے منافق کا نفاق ظاہر ہو جاتا تھا، اب چونکہ وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے اس لئے کسی کو اعتقادی منافق کہنا درست نہیں ہے۔ البتہ عملی نفاق آج بھی باقی ہے جس کے اندر وہ صفات اور عادت ہوں گی جو منافقوں کی نشانی اور علامت ہے تو کہا جائے گا کہ فلاں کے اندر منافقانہ صفت اور عادت ہے۔ (3)

خلاصہ یہ ہے کہ منافقت ایک نہایت بری اخلاقی بیماری ہے ہمیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اپنے عقیدہ کو عملی منافقت سے آلودہ ہونے سے بچانا چاہیے اور ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ ہم نور بصیرت سے محروم نہ ہو جائیں۔

حب دنیا کے نقصانات:

حب دنیا نہ صرف تمام گناہوں کی جڑ ہے بلکہ جو شخص اس میں مبتلا ہو اسکو یہ کفر، شرک اور جہنم تک پہنچا سکتی ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات سے ثابت

ہو تا ہے۔

﴿ان الذين لا يرجون لقاءنا ورضوا بالحياة الدنيا واطمانوا بها والذين هم عن آياتنا غفلون. أولئك ماواه النار بما كانوا يكسبون﴾ (4)

جن لوگوں کو ہم سے ملنے کی توقع نہیں اور وہ دنیا کی زندگی پر خوش اور مطمئن ہو بیٹھے اور ہماری نشانیوں سے غافل ہو رہے ہیں۔ ان کا ٹھکانا ان اعمال کے سبب جو وہ کرتے ہیں دوزخ ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے جسے کوئی باہر پھینک گیا تھا اور اسے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم اللہ کے نزدیک دنیا کی اتنی بھی اہمیت نہیں جتنی اس مری ہوئی بکری کی اس کے مالک کے نزدیک۔ اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے:

﴿الدنيا سجن المومن و جنة الكافر﴾ (5)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

فرمایا ہے کہ دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ جس نے دنیا کو پسند کیا اس نے اپنی عاقبت کو نقصان پہنچایا اور جس نے اپنی عاقبت کو پسند کیا اس نے اپنی دنیا کو خسارہ پہنچایا۔ پس تم ترجیح دو باقی کو فانی پر۔

جو شخص دنیا طلبی میں لگا رہتا ہے اس کی نظر اصل گھر یعنی آخرت سے ہٹ جاتی ہے اور وہ دنیا کی طلب میں اس قدر محو ہو جاتا ہے کہ اپنے خالق کو بھی بھول جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی ساری ہمت دنیا طلبی ہو اس کی اللہ کے نزدیک کچھ قدر و منزلت نہیں ہے اور وہ چار آفتوں میں مبتلا رہتا ہے (1) غم جو اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا (2) شغل جس سے کبھی فارغ نہیں ہوتا، (3) احتیاج جو کبھی دولت مند نہیں ہونے دیتی (4) خواہشات نفس جن کی انتہا نہیں ہوتی۔

کیونکہ دنیا سے محبت کرنے والا شخص اپنے دل میں غم کو رکھتا ہے کبھی اسے کسی دنیاوی چیز کے نہ ملنے کا غم ہوتا ہے اور کبھی کسی چیز کے کھو جانے کا کبھی وہ دنیا کے مال کو حاصل کرنے میں اس قدر مشغول ہو جاتا ہے کہ نماز و فرائض تک کو ترک کر دیتا ہے اور اپنی دنیاوی شان بڑھانے میں اس قدر مشغول ہو جاتا ہے کہ حقیقی کامیابی کے حصول کے لئے جدوجہد ترک کر دیتا ہے۔ اسی لئے تمام اللہ والے اسی بات پر زور دیتے ہیں کہ دنیا سے بقدر ضرورت ہی اپنا تعلق رکھا جائے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے لڑکے سے کہا: اے بیٹے تو دنیا کی طرف پیچھے رکھنا اور آخرت کی طرف متوجہ رہنا کیونکہ جس قدر تو دار آخرت کے قریب ہوتا جائے اور دار دنیا سے بعید ہوتا جائے اسی قدر تیرے حق میں اچھا ہے۔ حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ اس کی دنیا بڑھ رہی ہے اور آخرت کم ہو رہی ہے اور وہ اس میں خوش ہے تو جان لے کہ وہ شخص خسارہ اٹھانے والا ہے اور لاطمی سے حقیقت حال کو نہیں سمجھتا۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کی محبت اور گناہ دلوں پر چھائے ہوئے ہیں۔ پس نیکی ان کی طرف کس طرح پہنچ سکتی ہے۔ حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جس کا دل دنیا کی چیزوں سے خوش ہوتا ہے وہ عقلمندی سے دور ہے اور جس نے اپنی شہوات کو پاؤں کے نیچے روندنا شیطان اس سے دور بھاگتا ہے اور جس کا علم اس کی ہوا ہوس پر غالب ہو حقیقت میں وہی غالب اور بہادر ہے۔ (6)

حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ عقلمند تین ہیں۔ (1) ایک وہ جس نے دنیا کو ترک کیا قبل اس کے کہ دنیا اس کو ترک کرے (2) دوسرا وہ جو اپنی قبر بنائے رکھے اس میں داخل ہونے سے پہلے (3) تیسرا وہ جو اپنے خالق کو راضی کرے اس سے پہلے کہ وہ اس سے ملے۔ نیز فرمایا کہ دنیا کی محبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تو اس کی آرزو کرتا ہے اور وہ تجھے اللہ کی اطاعت سے روکتی ہے۔ لہذا دنیا کی محبت میں مبتلا ہونے والا ہمیشہ نقصان میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ حقیقی کامیابی سے محروم ہو جاتا ہے۔ (7)

تکبر کے نقصانات :

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بہت سی جگہوں پر تکبر کی مذمت بیان کی ہے اور ہر ایک جبار و متکبر کی برائی بیان کی ہے۔ نیز تکبر کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا سے محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

﴿انه لا يحب المستكبرين﴾ (8)

(8) بے شک وہ (یعنی اللہ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

یہ بھی ارشاد فرمایا:

﴿كذلك يطبع الله على كل قلب متكبر جبار﴾ (9)

اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر ایک متکبر جبار کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

لوگوں کی نظر میں بھی ایسا شخص ناپسندیدہ ہوتا ہے اور جہنم کے عذاب کا بھی مستحق ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ متکبر جہنم کا ایندھن بنیں گی اور یہ کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت سے محروم رہے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے۔ پس جو کوئی ان دونوں میں سے ایک میں بھی میرے ساتھ شامل ہوا، میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا اور اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جباروں کی فہرست میں کھٹا جاتا ہے۔ پھر اس کو وہی عذاب ملتا ہے جو جباروں کو ملتا ہے۔ تکبر کا نقصان یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے شخص کے لئے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے نزدیک اور پسندیدہ شخص وہ ہو گا جو تم میں سے اخلاق میں سب سے اچھا ہو گا اور قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے قابل نفرت اور میری مجلس سے دور وہ لوگ ہوں گے جو وہابیت بکنے والے، لوگوں کا مذاق اڑانے والے اور متقیبین ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیوہ کو اس بکنے والے اور لوگوں کا مذاق اڑانے والوں کو تو ہم نے جان لیا یہ متقیبین کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد تکبر کرنے والا شخص ہے۔ (10)

اسی طرح تکبر کرنے والے شخص کو بدترین شخص قرار دیا گیا ہے۔ ایسے شخص کے لئے قیامت میں ذلت و رسوائی ہوگی اور وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر (یعنی تھوڑا سا) بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا﴾۔ (11)

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص تکبر اور ہر بری خصلت کا عذاب بھگتنے کے بعد پاک صاف ہو کر جنت میں جائے گا۔ اس تکبر کا کیا حاصل محض لذت نفس وہ بھی چند لمحوں کے لئے! جب کے اس کے نتیجے میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی، مخلوق کی بیزاری، میدان حشر میں ذلت و رسوائی، رب کریم کی رحمت، انعامات اور جنت سے محرومی اور جہنم کا رہائشی بننے جیسے بڑے بڑے نقصانات کا سامنا ہے۔

حد کے نقصانات:

حد کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کا تعلق ان خرابیوں سے ہے جو تمام نیکیوں کو متاثر کرتا ہے۔

﴿ام یحسدون الناس علی ما اتهم اللہ من فضله ج فقد اتینا ال ابراہیم الکتب والحکمہ و اتینہم ملکا عظیم﴾۔ (12)

یالوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا تو ہم نے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بڑا ملک دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو﴾۔ (13)

اسکے علاوہ اس کی وجہ سے طبیعت میں پستی پیدا ہوتی ہے، محبت کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، خیر خواہی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا، صبر و شکر کی توفیق نہیں ملتی۔ دین جن احوال کو پسند کرتا ہے ان میں سے کوئی حال حاسد کو پسند نہیں ہوتا۔

Jealousy is that passion by which a person can be far away from Allah Almighty and not liked by the people. Jealousy causes fight and conflict among people. Those who live in jealousy live under stress and grief. They often ruin their own health and live a miserable life. They also intend to harm others. Jealous people have never reached their desires and they have never been respected by any one and anywhere. In additional jealousy causes, despair, hopelessness and shorten lifespan.

According to Bertrand Russell: Jealousy was one of the strongest causes of unhappiness. Not only is the jealous person rendered unhappy by his envy, but they also wish to inflict misfortune on others. so that's why its harmful spiritual disease by which a person always have a pessimistic approach and that person live in a constant state of being sad and dejected. It ruins one character before it is built on ethics and principles.

Imam al Ghazali, who was a great thinker, philosopher and scholar, said that jealousy is often caused by various acts like: hatred, ambition, superiority and arrogance, astonishment, craving for power and prestige. Whether it is money, power, fame or lust, all material things are finite. It is for this reason people generally get jealousy by each other. Obviously everybody imagines himself to be superior and reflects that his thoughts and manners are better than others. Allah (SWT) mentions in Quran:

Allah favored some of you over others with wealth and properties do they deny the favors of Allah? (14)

Conversely Islam permits Hasad which means neither loving the loss of the blessing nor hating for it to remain with the person, but desiring the same for oneself without the removal of the blessing from others. (15)

ترجمہ:

﴿حسد وہ جذبہ ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگ بھی اسے پسند نہیں کرتے۔ حسد لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کرتا ہے۔ جو لوگ حسد کرتے ہیں وہ غم اور دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ خود اپنی صحت کو تباہ کر لیتے ہیں اور بد حالی کی زندگی گزارتے ہیں۔ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں۔ حاسد لوگوں کی خواہشات کی کبھی تسکین نہیں ہوتی۔ انکی کہیں بھی عزت نہیں ہوتی۔

مختصر یہ کہہ سکتے ہیں کہ حسد مایوسی، ناامیدی اور زندگی کے ایام کو کم کر دیتا ہے۔

اس لئے یہ نقصان دہ روحانی مرض ہے جس کی وجہ سے انسان ہمیشہ منفی سوچ رکھتا ہے مستقل اداسی کی کیفیت میں رہتا ہے۔ حسد انسان کے اعلیٰ اخلاقی کردار کو تباہ کر دیتا ہے۔ مال و دولت، طاقت، شہرت اور ہوس، یہ تمام مادی چیزیں محدود ہیں۔ اسی وجہ سے لوگ اکثر حسد کا شکار ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر خیال کرتے ہیں جس سے انکی منفی سوچ کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اسلام رشک کی اجازت دیتا ہے جس میں انسان دوسروں کو حاصل شدہ نعمتوں کی تمنا تو کرتا ہے مگر ان نعمتوں کے زوال کا ہمتی نہیں ہوتا۔ ﴿

حاسد کے لئے دنیا میں نقصان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ غم و عذاب میں مبتلا رہتا ہے اور کسی وقت بھی ان سے نجات نہیں ملتی۔ کیونکہ کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہے جس میں کسی کو کوئی نہ کوئی نعمت نہ پہنچتی ہو اور جو رنج و غم اپنے دشمن کے لئے چاہتا ہے آپ خود اس میں مبتلا رہتا ہے پس دنیا میں حسد کے غم سے زیادہ اور کوئی غم نہیں اور یہ کیسی بے عقلی کی بات ہے کہ وہ اپنے دشمن کی وجہ سے اپنے آپ کو تکلیف میں رکھتا ہے حالانکہ دشمن کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ حق تعالیٰ نے جس کی قسمت میں جو نعمتیں لکھی ہیں وہ اسے حاصل ہو کر رہیں گی تو پھر دوسروں کی نعمتوں پر غم کرنے والا انتہائی نادان ہے۔ اگر کوئی حاسد کسی کی نعمت کا زوال چاہے تو اس کی وجہ سے وہ ان نعمتوں کو بھی ضائع کرے گا جو اس کو حاصل ہیں۔ اگر حاسد کا فرکی نعمتوں پر حسد کرے گا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

حسد کا نقصان یہ بھی ہے کہ حاسد جب زبان اور عمل سے ظلم کرتا ہے تو اس کی نیکیاں محمود کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔ دنیا میں بھی اسے رنج و غم میں مبتلا ہونے کا نقصان ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے وہ محمود کو اپنا دشمن سمجھتا ہے حالانکہ حقیقت میں وہ اپنے آپ سے ہی دشمنی کر رہا ہوتا ہے۔ حاسد عالم یا متعلم یا لاکے دوستوں کی صحبت سے بھی محروم رہتا ہے جس کا ثواب قیامت میں انکی ہم راہی کی صورت میں ملے گا۔ حاسد کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکتے اور وہ پتھر بجائے دشمن کو لگنے کے خود اسی کو لگے اور اس کی داہنی آنکھ چھوٹ جائے پھر غصے میں وہ دوبارہ پتھر پھینکتے پھر وہ پتھر اسی کو لگے اور اس کی بائیں آنکھ بھی چھوٹ جائے پھر وہ ایک اور پتھر پھینکتے جو اس کے سر پر لگے یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو ہی ہلاک کر ڈالے اور دشمن بالکل محفوظ رہے اور دشمن اس کی حالت دیکھ کر نہیں۔ (16)

غصے کے نقصانات:

غصے کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ غصہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے خوف سے محروم ہو جاتا ہے۔ غصہ انسانی ذہن کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ بہت سے ایسے نقصانات بھی پہنچاتا ہے کہ زندگی ایک تلخ حقیقت بن کر رہ جاتی ہے اور انسان اپنی شخصیت کا توازن کھو بیٹھتا ہے غصے کی حالت میں انسانی ذہن بالکل ماؤف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ معمولی کام بھی انجام نہیں دے سکتا اور روزمرہ کے معمولات میں تبدیلی آ جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے جذباتی توازن بھی خراب ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں انسانی رویے میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔

یہ نہ صرف انسان کے اخلاق و کردار کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس کی روح کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے انسان کی دماغی صلاحیتیں بھی متاثر ہوتی ہیں، قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے حالات کا مقابلہ کر کے کی سکت بھی کم ہو جاتی ہے۔ غصے کی حالت میں وہ کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے یا ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ غصے کی حالت میں منفی سوچ پروان چڑھتی ہے اور اس کی یادداشت میں بھی کمی واقع ہوتی ہے۔ نیز غصہ انسان کی جسمانی اور روحانی دونوں شخصیات کو متاثر کرتا ہے۔ (17)

حضرت سیدنا داؤد علیہما السلام نے فرمایا: زیادہ غصہ کرنے سے بچو کیونکہ غصے کی کثرت بردار آدمی کے دل کو راہ حق سے ہٹا دیتی ہے۔ (18)

غصہ ایمان کو خراب کر دیتا ہے کیا تک غصے کرنے والے کے دل سے نرمی کی کیفیات نکل جاتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاویہ بن حیدر رضی اللہ عنہ غصہ نہ کیا کرو کیونکہ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جیسے ایلا (ایک کڑوے درخت کا جمع ہوا رس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (19)

انسان پر غصے کے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ یہ ہیں رنگ کا متغیر ہو جانا، کندھوں پر کچکی طاری ہو جانا، اپنے افعال پر قابو نہ رہنا، حرکات و سکنات میں بے چینی کا پایا جانا، نیز کلام کا مضطرب ہو جانا، آنکھوں کی سرخی کا بڑھ جانا، تھنھے پھول جانا بلکہ ساری صورت ہی تبدیل ہو جاتی ہے غصے کی حالت میں اگر کوئی شخص اپنی بگڑی ہوئی شکل دیکھ لے تو شرم کے مارے اس کا غصہ جاتا رہے ظاہری حالت باطنی حالت کی عکاس ہوتی ہے جب باطنی حالت بری ہوتی ہے تو ظاہری حالت بھی ویسی ہی دکھائی دیتی ہے۔

زبان پر غصے کے اثرات اس طرح مرتب ہوتے ہیں کہ اس سے بری باتیں نکلتی ہیں مثلاً ایسی فحش اور گندی گالیاں جس سے ہر صاحب عقل کو حیا آتی ہے، ایسی گفتگو کرنے والے شخص کو غصے کے وقت خود پر قابو نہیں رہتا بلکہ اس کے الفاظ بھی بے ربط اور خلط ملط ہو جاتے ہیں پھر نوبت مار پیٹ بلکہ قتل و غارت گری تک جا پہنچتی ہے اگر کوئی شخص بدلہ نہ لے سکتا ہو تو اپنا غصہ خود ہی پر نکالنے لگتا ہے، اپنے کپڑے پھاڑنے لگتا ہے اور دوسروں کو یہاں تک کہ جانوروں اور دوسری اشیاء کو مارنے اور توڑنے لگتا ہے، بلاوجہ پاگل شخص کی طرح بھاگنے لگتا ہے اور بعض اوقات زمین پر گر جاتا ہے اور حرکت تک نہیں کر سکتا بلکہ غضب کی زیادتی کی وجہ سے اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

دل پر اس کے یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں جس پر غصہ ہو اس کے خلاف دل میں کینہ اور حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مصیبت پر خوشی اور خوشی پر غم کا اظہار کرتا ہے، اس کا راز فاش کرنے، دامن عزت چاک کرنے اور مذاق اڑانے کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی برائیاں ایسی ہیں جن کا سبب غصہ بنتا ہے۔

معلوم ہوا کہ غصہ ایک مذموم صفت ہے غصے کی حالت میں انسان قطع تعلق کرتا ہے، انتقامی کارروائی کرتا ہے اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کی حتی الامکان کوشش کرتا ہے۔ غصہ حرام نہیں ہے البتہ اس کا بے جا استعمال برائے۔ بعض صورتوں میں غصہ ضروری بھی ہے مثلاً اگر جہاد کے وقت غصہ نہیں آئے گا تو اللہ عزوجل کے دشمنوں سے کس طرح لڑیں گے۔ بہر حال غصے کا ازالہ (یعنی اس کا نہ آنا) ممکن نہیں۔ امالہ ہونا چاہیے یعنی اس کا رنج دوسری طرف پھر جانا چاہیے، یہ آخرت کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (20)

بغض و کینہ کے نقصانات:

دینی نقصانات یہ ہیں۔ بغض کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کی وجہ سے وہ شخص جھوٹ بولتا ہے، غیبت کرتا ہے اور بہتان تراشی پر اتر آتا ہے جبکہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔

﴿المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یدہ﴾ (21)

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

تو بغض میں وہ اپنے مسلمان بھائی کو نقصان پہنچانے کی نہ صرف خواہش دل میں رکھتا ہے بلکہ اسکو نقصان پہنچانے کے لئے تیار رہتا ہے کہ جیسے ہی کوئی موقع ملے تو میں اس کو نقصان پہنچاؤں۔ وہ دوسرے کے احوال کو تجسس کرتا ہے اور سازشوں میں مصروف رہتا ہے۔ بغض رکھنے کا نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ ہر دینی عمل سے طبیعت میں بے زاری پیدا ہو جاتی ہے، اللہ کے خوف اور محبت کا کم ترین درجہ بھی گواہی دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا فقدان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کو وہ ملحوظ نہیں رکھتا۔ دین کو ایسا شخص فوقیت نہیں دیتا اس کے اندر نفس امارہ کی مزاحمت کا جذبہ اور طاقت نہیں رہتی۔ نفاق جیسی بیماری میں بھی وہ مبتلا ہو جاتا ہے۔ بغض و کینہ کے انہی نقصانات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انہیں شیطانی فعل قرار دیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے مسلمانوں کو بغض و کینہ سے منع کیا ہے کیونکہ یہ سارے اخلاق حسنہ کی جزا کا دیتا ہے۔

نفسیاتی نقصانات :

نفس میں خوشی، غم، محبت، نفرت وغیرہ ایک قدر پر قائم ہوتے ہیں یہ مرض اس قدر کو مجروح کر کے ان تمام داعیات کو غیر متوازن کر دیتا ہے۔ بغض سے تخریبی طبیعت اور منفی سوچ پروان چڑھتی ہے۔ اس مرض میں مبتلا شخص تعلق کے تجربے اور کیفیات سے محروم ہو جاتا ہے جس سے شخصیت مسخ ہو جاتی ہے۔ اس مرض سے طبیعت میں اذیت پسندی پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک خطرناک نفسیاتی عارضہ ہے۔ ایسا مریض خوشی اور اطمینان کی دولت سے محروم رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کی شخصیت نارمل طریقے سے پروان نہیں چڑھتی۔ بغض و کینہ اگر شخصیت پر مکمل غلبہ حاصل کر لے تو آدمی دہری شخصیت یعنی شیرو فینا کا مریض بن جاتا ہے، جو نفسیاتی بیماریوں میں غالباً سب سے خطرناک بیماری ہے۔

دنیوی اور معاشرتی نقصانات :

یہ خرابی انسانی شخصیت کو بری طرح مسخ کر دیتی ہے اور دنیوی اور معاشرتی زندگی میں ہر سطح پر اسے نقصان پہنچاتی ہے۔ معاشرتی تعلقات میں نہ صرف بگاڑ پیدا ہوتا ہے بلکہ لوگ ایسے شخص سے دور بھاگتے ہیں۔ لوگوں کی نظر میں ایسے شخص کی عزت نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی ایسے شخص پر اعتبار کرتا ہے۔ (22)

بخل کے نقصانات :

اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دین سے جو محبت فرض عین ہے وہ بخیل کو نصیب نہیں ہوتی۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے :

﴿بخل آدم دین و ملت ہے۔﴾ (23)

اس کا ایک مطلب یہ سمجھ میں آتا ہے کہ بخل میں یہ اعلان پوشیدہ ہے کہ دنیا اور مال دنیا نعوذ باللہ، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب اور اہم ہے۔ یہاں تک پہنچنے کے بعد ظاہر ہے کہ اسلام کے کوئی معنی نہیں رہتے۔ دنیا اور آخرت میں تحقیر اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بخل کا تعلق نفس کی اس سطح سے ہے جو سب سے زیادہ پست ہے۔ بخیل شخص اس پست ترین سطح پر ساری زندگی گزارتا ہے۔ بخل اسلام کی نشر و اشاعت اور عالمگیر غلبہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ بخل کے انہی نقصانات کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نفیض ایمان قرار دیا ہے۔ (24)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس سے اللہ کی پناہ طلب کرتے تھے۔ واجب حقوق کو نہ ادا کرنے کا نام بخل ہے اور یہ بد اخلاقی کی بہت بڑی جڑ ہے۔ اس سے بغض و عناد بد دیا جاتی، بے مروتی، بے رحمی، تنگ نظری اور پست ہمتی پیدا ہوتی ہے گویا کہ بخل بہت سی برائیوں کی جڑ ہے اس وجہ سے بخیل اللہ تعالیٰ اور انسانوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہے۔ جو حقوق اللہ کو بخل کی وجہ سے ادا نہیں کرتا اور اپنا مال جمع کر کے رکھتا ہے اسی مال کی وجہ سے اسے قیامت والے دن سخت عذاب دیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے :

﴿وما انفقتم من شيء فهو يخلفه۔﴾ (25)

اور تم اللہ کی راہ میں جو بھی خرچ کرو گے وہ اس کے بدلے میں تمہیں اور دے گا۔

ایک مقولہ ہے کہ: سختی شخص کے دشمن بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں جبکہ بخیل کی اولاد بھی اس سے بغض رکھتی ہے۔ بخل آگ ہے اور اسے صرف سخاوت سے ہی بجھایا جاسکتا ہے۔ بشرط کہ خود نمائی اور شوکت نفس کی بجائے خشیت الہی اور پرہیز گاری سے کی جائے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں شہر میں زبردست آگ لگ گئی، آدھا شہر جل چکا تھا، لوگ پانی اور سرکہ کی مشقیں اس کے اوپر ڈالتے تھے لیکن وہ بڑھتی جاتی تھی۔ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آگ پانی سے نہیں بجھ رہی۔ فرمایا یہ آگ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے اور تمہارے بخل کی آگ کا شعلہ ہے، اس پر پانی ڈالنا چھوڑ دو، روٹیاں تقسیم کرو، بخل سے توبہ کرو اور خیرات کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ ہم شروع سے خیرات کرتے ہیں اور بہت سخی ہیں۔ فرمایا تم خود نمائی اور شان و شوکت کے اظہار کے لئے ایسا کرتے ہو نہ کہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور پرہیز گاری کی وجہ سے۔ بخل فقر کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ فقر عشق ہے اور عشق قربانی مانگتا ہے۔ اس لئے بخیل اپنے بخل کی وجہ سے اس راستے پر نہیں چل سکتا۔ (26)

وہ اپنے مال کو بچانے کے لئے کئی مصیبتیں برداشت کرتا ہے بھوکا، ننگا رہتا ہے، راتوں کو آرام سے سو نہیں سکتا، دنیا کی کسی چیز سے دل بھر کر لطف نہیں اٹھاتا۔ عزیز و اقارب بھی اس سے نالاں اور پریشان رہتے ہیں جب وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے گا تو تب اس کو یقین آجائے گا کہ اس کا مال کسی کام نہ آئے گا۔ اس لئے زندگی میں صدقہ و خیرات کرنا موت کے وقت صدقہ و خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

﴿عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: قال اللہ: انفق یا ابن آدم، انفق علیک۔﴾ (27)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ابن آدم! تو مخلوق خدا پر خرچ کر (تو) میں تیرے اوپر خرچ کروں گا۔ مومن میں دو خصالتیں جمع نہیں ہو سکتیں بد خلقی اور بخل۔ بعض لوگ تنگ دستی میں مالدار ہونے کی دعائیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہمیں مال ملا تو ہم اسے اللہ کے راستے میں خرچ کریں گے جب مال دار ہوتے ہیں تو سارے قول و قرار بھول جاتے ہیں ایسے لوگوں کی بھی اللہ تعالیٰ نے مذمت بیان فرمائی ہے۔

حرص و طمع کے نقصانات:

طمع کو بھی بد اخلاقی شمار کیا گیا ہے اور اس میں خواری اور ذلت ہے اور آخرت میں بھی شرمندگی اور رسوائی ہوگی جب انسان کی طمع پوری نہیں ہوتی تو اس سے اس کے اندر برے اخلاق پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جو شخص کسی سے طمع کرتا ہے تو اس سے خوشامد سے پیش آتا ہے اور منافق اور ریاکار ہو جاتا ہے عبادت میں بھی ریاکاری دکھاتا ہے۔ آدمی کے پاس جو کچھ ہوتا ہے وہ اس پر قناعت نہیں کرتا اور مزید پانے کی ہوس رکھتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے:

﴿عن اسماء رضی اللہ عنہا، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: انفقی، ولا تحصی فیحصی اللہ علیک، ولا توعی فیوعی اللہ علیک﴾ (28)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرچ کرو اور گن کر نہ دوور نہ اللہ بھی تمہیں گن کر دے گا، اور ہاتھ نہ رو کوور نہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے ہاتھ

روک لے گا۔

قرآن وحدیث سے ہمیں یہ بات پتہ چلتی ہے کہ اگر انسان کے اندر حرص و طمع آجائے تو اسے جس قدر بھی نعمتیں حاصل ہو جائیں وہ اس کا شکر کرنے کی بجائے مزید کی خواہش کرتا چلا جاتا ہے اور کبھی بھی اس کی خواہشات کی تسکین نہیں ہوتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ العالین آپ کے بندوں میں سے سب سے زیادہ تو انگر کون ہے؟ فرمایا وہ شخص کہ میں اسے جو کچھ دوں وہ اس پر قناعت کرے اور عرض کیا عاقلوں کو ہے حکم ہوا جو اپنے سے انصاف کرے۔ حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ سوکھی روٹی بھگو بھگو کر کھاتے اور فرماتے جو اس پر قانع ہے وہ خلق سے بے پروا ہے۔ مال ودولت کی حرص انسانوں میں ایسی تقسیم پیدا کرتی ہے کہ بھائی بھائی کا جانی دشمن بن جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے کچھ عطا کر دیں تو سب اس کی کھوج میں لگ پڑتے ہیں کہ یہ مال کہاں سے آیا اور اسے برباد کرنے کے لئے تمام حدیں پار کر جاتی ہیں یہاں تک کہ جو رشتے اسے انتہائی محبوب ہوتے ہیں۔ ان کو اپنے جال میں پھانس کر تباہی و بربادی کا سامان اکٹھا کیا جاتا ہے۔ رشتے ناطے میں ایسے تماشے لگائے جاتے ہیں کہ زندہ شخص سب رشتے داروں کے سامنے دو وقت کی روٹی سے عاجز ہوتا ہے مگر اس کے مرنے کے بعد دولت مند رشتے دار اپنا شملہ دار اپنا کھانے کے لئے اس کے نام پر انواع و اقسام کے کھانے تقسیم کرتے ہیں اور اس کے نام پر لوگوں کو حج و عمرہ کروانے میں سکون محسوس کرتے ہیں، حالانکہ مرنے والے کے بیوی اور سچے اس کے سامنے کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہر تیسرا شخص ذہنی تناؤ کا شکار ہے۔ اس بیماری کا شکار 10 سال کے بچے سے لے کر 70 سال تک کے افراد ہیں بظاہر اس بیماری کا شکار افراد تندرست و توانا دکھائی دیتے ہیں مگر آہستہ آہستہ یہ بیماری انسان کو کینسر کی طرح ذہنی اور جسمانی طور پر مفلوج کر دیتی ہے (29)۔

جھوٹ کے نقصانات:

جھوٹ کے معنی دروغ گوئی اور غلط بیانی کے ہیں اور یہ نہایت ہی قبیح وصف ہے اور جس شخص کے اندر یہ بری صفت پائی جاتی ہے وہ اللہ اور انسانوں کے نزدیک بہت برا ہے اور اس کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ قرآن و حدیث میں جھوٹ کی بڑی مذمت آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ان اللہ لایہدی من ہو مسرف کذاب﴾ (30)

ترجمہ: بے شک اللہ اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے احسان نہیں مانتا۔

جھوٹ کی برائی کی وسعت اتنی ہے کہ کفر بھی اس میں آجاتا ہے جس سے زیادہ بری چیز کوئی دوسری نہیں اور جس کے لئے نجات کا ہر دروازہ بند ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دائرہ بہت وسیع ہے وہ دنیا کے ذرے ذرے کو گھیرے ہوئے ہے اس کی رحمت کے سامنے تمام کائنات آرام کر رہی ہے مگر رحمت الہی کے گھنے سایہ سے وہ باہر ہے جو جھوٹا ہے۔ جھوٹ کی اس قدر مذمت آئی ہے کہ کسی مومن کو کذب کے سوا اس کے کسی فعل پر لعنت نہیں کی گئی۔ جھوٹ بولنے اور جھوٹا الزام لگانے کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت کی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بڑی خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے جب کہ تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔ (31)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور جھوٹ باطل ہی ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی ہی چیز ہے) اس کے لئے جنت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا حالانکہ وہ حق پر ہو یعنی حق پوہونے کے باوجود وہ جھگڑا نہیں کرتا، اس کے لئے جنت کے وسط میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے، اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجے میں مکان بنایا جائے گا۔ (32)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدق کو لازم کر لو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فحور کی طرف لے جاتا ہے اور فحور جہنم کا راستہ

دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ رب العزت کے ہاں کذاب لکھ لیا جاتا ہے۔ (33)

احادیث مبارکہ میں جھوٹ کی بہت زیادہ مذمت بیان کی گئی ہے اس لئے ہر مسلمان کو جھوٹ سے لازمی بچنا چاہیے۔

فیبت کے نقصانات:

غیبت کے بہت سے نقصانات ہیں۔ غیبت کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیبت گناہ میں زنا سے بڑھ کر ہے یعنی یہ گناہ کبیرہ ہے اس لئے اس کے بہت سے نقصانات ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلِكُلِّ حِزْبٍ لَدُنْهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (34)

بڑی خرابی ہے اس شخص کی جو پیچھے پیچھے دوسروں پر عیب لگانے والا، (اور) منہ پر طعنے دینے کا عادی ہو۔

غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ فقہ ابو یوسف فرماتے ہیں جو شخص بہت زیادہ غیبت کرتا ہے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ وہ بہت کم نادم ہوتا ہے۔ ابراہیم بن ادھم سے لوگوں نے پوچھا حضرت ہم دعا کرتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی، فرمایا تم اپنے عیبوں کو پیچھے ڈالنے اور دوسروں کے عیبوں کو سامنے لاتے ہو۔

غیبت کی وجہ سے نیک اعمال اس شخص کے نامہ اعمال سے کم ہو جاتے ہیں جو غیبت میں مبتلا رہتا ہے۔ قیامت کے روز کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہوں گی وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ ہم نے نیکیاں نہیں کیں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن لوگوں نے تمہاری غیبت کی تھی ان کی نیکیاں ان کے اعمال نامہ سے بنا کر تمہارے اعمال نامے میں لکھ دی گئی ہیں۔

حضرت حسن بصری جب یہ سنتے کہ فلاں شخص نے ان کی غیبت کی ہے تو اس کے پاس کچھ بدیہ بھیج دیتے اور فرماتے کہ تو نے غیبت کے ذریعے سے اپنے اعمال حسنہ مجھے دے دیئے اس لئے میں یہ بدیہ بھیجتا ہوں۔ قیامت کے دن بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اپنے نامہ اعمال میں نیکیاں نہیں پائیں گے تو عرض کریں گے ارشاد ہو گا تم نے دنیا میں لوگوں کی غیبتیں کیں اس واسطے وہ نیکیاں تمہاری کتاب سے ملنا کر جس جس کی تم نے غیبت کی تھی اسکے اعمال نامے میں درج کر دی گئی ہیں۔ غیبت کی وجہ سے نیکیاں قبول نہیں ہوتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آگ سوکھی چیز میں اتنی جلدی نہیں کرتی جتنی جلدی بندے کی نیکیوں میں غیبت کا اثر ہوتا ہے اگر سوکھی لکڑی پر آگ ڈالو تو اس میں کتنی جلدی آگ لگ جاتی ہے لیکن غیبت کا اثر نیکیوں میں اس سے بھی زیادہ جلدی ہوتا ہے۔ جب کسی نے غیبت کی تو اس کی نیکیوں میں فوراً پڑ جاتی ہے، عبادت قبول نہیں ہوتی۔

غیبت کی وجہ سے میدان حشر میں اس شخص کو شدید عذاب ہو گا۔ اس لئے غیبت کے نقصانات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ احتیاط سے گفتگو کی جائے اور ایسی باتوں سے پرہیز کیا جائے جس سے غیبت کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بھی پرہیز کرے جو غیبت کی عادت میں مبتلا ہوں تاکہ اپنی نیکیوں کو دوسرے کے اعمال نامے میں لکھوانے سے بچا جاسکے۔ (35)

خلاصہ البحث:

روحانی اور اخلاقی بیماریاں انسان کی باطنی شخصیت کے بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔ آج ہم اپنے مادی جسم کو سنوارنے پر بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ ظاہری چمک دک کو ہی کامیابی کا معیار سمجھا جاتا ہے جبکہ ایک مومن کی حقیقی کامیابی قلب و روح کو سنوارنے میں مضمر ہے۔ نفاق کے مرض کی وجہ سے نہ صرف گھر گھر یلو نظام بری طرح متاثر ہوا ہے بلکہ معاشرہ بھی انتشار کا شکار ہے۔ نچلے طبقے سے لے کر حکمران طبقے تک اس اخلاقی بیماری کی جڑیں سرایت کر چکی ہیں۔ انسانوں کے عام رویے میں بھی اس نے بگاڑ پیدا کیا ہے۔ مال و دولت اور دنیا پرستی کی ہوس نے انسانیت کی حقیقی اقدار کو پامال کر دیا ہے۔ تکبر کے مرض نے حضرت انسان کو ابدی انجام سے خیر کر رکھا ہے۔ حسد کے باعث انسان اپنی حاصل کردہ نعمتوں پر شاکر نہیں رہتا۔ بلکہ اپنی غیبت کی وجہ سے دوسروں کو ان کے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ سخاوت، غم خواری اور دریا دلی ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ جھوٹ جو کہ ایک مومن اور اچھے انسان کی شان کے خلاف ہے وہ اس قدر عام ہو چکا ہے کہ لوگ اسے برائی بھی خیال نہیں کرتے۔ غیبت عورتوں کا پسندیدہ مشغلہ بن چکی ہے۔ غرض ان اخلاقی امراض نے انسان کی باطنی شخصیت کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔

References

- (1) سورة النساء، آیت: 145۔
- (2) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الخوف المؤمن، حدیث: 36، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، 1989۔
- (3) قاسمی حبیب اللہ، لیکچر کا مضمون: نفاق ایک خطرناک بیماری، 9 نومبر 2017۔
- (4) یونس، آیت: 7، 8۔
- (5) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب ما جاء ان الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، حدیث: 7417۔
- (6) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ، مکاشفة القلوب: 151، توصیف پہلی کیشنز، مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار لاہور، 2006۔
- (7) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ، کیسائے سعادت، 412 مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور۔
- (8) سورة النحل، آیت: 23۔
- (9) سورة الغافر، آیت: 35۔
- (10) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، سنن ترمذی ابواب البر والصلوة، 2025۔
- (11) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحريم کبر و بیانه، حدیث: 167، مکتبہ مصطفیٰ البانی الجلی، مصر، 1975۔
- (12) سورة النساء، آیت: 54۔

13) امام داؤد رحمۃ اللہ علیہ، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحد، حدیث: 4903، مکتبۃ العصریہ، المیرت۔

14) Al. Quran, Surah Al. Nahl: 71

15) Maryam Hedayat, Islam morality, Jelousy detroys happiness of life,(15.4.2014)

16) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ، کیسے سعادتی، 405، مکتبۃ رحمانیہ، اردو بازار لاہور۔

17) کارنگی، موضوع: غصے کے نقصانات (اسٹیشن فیچر)، روزنامہ دنیا، 51 مارچ، 2018۔

18) امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ، احیاء العلوم: 204، دارالاشاعت، کراچی پاکستان۔

19) متقی البندی، کنز العمال، کتاب الاخلاق، حدیث: 7709۔

20) احمد بن محمد اللہی، الزواجر عن اقتراف الکبائر: 118۔

21) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری: کتاب الایمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث: 6484۔

22) ڈاکٹر محمد امین، ترک رزائل: 69، پورب اکادمی اسلام آباد، 2005۔

23) امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم۔

24) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ، سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ۔

25) سورۃ سباء، آیہ 39۔

26) سروری قادری، صابر، بخل اور اسراف کی مذمت، ماہنامہ سلطان الفقرا لاہور، 130 اپریل 2022۔

27) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری، کتاب النقا، باب فضل التفتیح علی الاصل، حدیث: 2047۔

28) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری، کتاب الحجۃ، باب حید المرآة بغير زواجها، حدیث: 2451۔

29) قدسیہ ملک (کالم نگار)، لالچ اور اس کے مضمرات، جسارت سٹڈی میگزین، 19 مئی 2019۔

30) سورۃ المؤمن، آیہ 28۔

31) امام ابو داؤد، سنن ابی داؤد شریف، کتاب الادب، باب فی المعارض، حدیث: 4971۔

32) امام ترمذی، سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی المرآة، حدیث: 2000۔

33) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ: یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصدیقین، حدیث: 6094۔

34) سورۃ الحجرتہ، آیہ: 1۔

35) نبیلہ اکبر (کالم نگار)، مضمون: غیبت اور اس کے نقصانات، مکالمہ (اخبار)، 24 مارچ 2020۔